باب : 13

ٹھکانا وکانا

بےڈھبےگھروں کی ایک اورقطار کے ساتھ قدم گھسیٹتے ہوئے جوناتھن نے محسوس کیا کہ گلیاں کچھ اور سنسان ہو گئی ہیں۔ موٹا جھوٹا پہنےلوگوں کےایک گروہ پراس کی نظرپڑ گئی ۔ یہ لوگ تین اونچی عمارتوں کےسامنے کھڑے تھے جن پربلاک اے، بلاک بی اوربلاک سی لکھا ہوا تھا۔ بلاک اے خالی اوربری حالت میں تھا، پلستر اکھڑا ہوا، کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی اوربچی ہوئی کھڑکیوں کے پٹوں پرمٹی جمی ہوئی۔ بلاک بی کے بالکل سامنے لوگوں کی بھیڑ جمع تھی ۔ یہاں جو ناتھن کو گھروں کے اندر سے آتی اونچی آوازیں سنائی دیں۔ تینوں منزلوں پر زندگی کی رونق دکھائی دیتی تھی۔ ہر کھڑکی اوربالکونی میں سے چھڑیاں باہر نکلی تھیں جن پر بد سلیقہ انداز میں کپڑے لٹکے ہوئے تھے۔

گلی کے دوسری طرف بلاک سی تھا، یہ بلاک اے کی طرح خالی مگر اچھی حالت میں تھا۔ اس کی صاف ستھری کھڑکیاں دھوپ میں چمک رہی تھیں؛ پلستر شدہ دیواریں ہموار اور بےداغ تھیں۔

وہ تینوں عمارتوں کا جائزہ لے رہا تھا کہ جوناتھن کو اپنے کاندھے پر کسی کے ہاتھ کی تھپک محسوس ہوئی۔ وہ مڑا تو اس کے سامنے لمبے بھورے بالوں والی ایک جوان لڑکی کھڑی ہوئی تھی۔ ہلکے خاکستری رنگ کے کپڑے اس کے جسم پر مشکل سے فٹ آئے تھے اور پہلی نظر میں وہ کوئی خاص خوبصورت بھی معلوم نہ ہوتی تھی، لیکن جو ناتھن نے سوچا وہ متوجہ اور مہربان تو ہے۔

”کوئی اپارٹمنٹ کرائے کے لیے خالی ہے؟“ اس نے دھیمی اور خوشگوار آواز میں پوچھا ۔

”معاف کیجئے،“ جو ناتھن نے کہا ۔” میں یہاں نہیں رہتا ۔ لیکن آپ ان خالی دو عمارتوں میں کیوں نہیں دیکھ لیتیں؟“

”کوئی فائدہ نہیں،“ اس نے نرمی سے جواب دیا۔

”لیکن،“جو ناتھن بولا،” مجھے تو وہ خالی معلوم ہوتے ہیں۔“

”وہ خالی ہیں،رینٹ کنٹرول سے پہلےمیرے گھروالے وہاں اس بلاک میں رہتے تھے۔“

”رینٹ کنٹرول، یہ کیا ہے؟“ جو ناتھن نے پوچھا

”یہ قانون مالکوں کو کرائے میں اضافے سے روکنے کے لیے ہے۔“

”کیوں؟“ جو ناتھن نے استفسار کیا۔

”ہاں، یہ ایک بڑی عجیب سی کہانی ہے،“ اس نے کہا۔” یہ تب کی بات ہے جب ہمارے ہمسائے میں خواب مشین لگی تھی، میرے ڈیڈی اور دوسرے کرائے داروں نے مالکوں کے بڑھتے کرائے کی شکایت کی۔ ٹھیک ہے، لاگت بڑھ رہی تھی اور کرائے داروں میں بھی اضافہ ہو رہا تھا، لیکن میرے ڈیڈی نے کہا یہ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم بھی زیادہ کرایہ کرایہ دیں۔ تو کرائے داروں، میرا مطلب ہے پرانے کرائے داروں نےکونسل آف لارڈزسے مطالبہ کیا کہ کرایوںمیں اضافہ ممنوع قرار دیں۔ کونسل نےایسا ہی کیا،اورنئے قوانین کے نفاذ کے لیے ایڈمنسٹریٹڑوں، انسپکٹروں،ججوں اورمحافظوں کی ایک فوج بھرتی کر لی۔“

”کرائے دارخوش ہو گئے پھر؟“

”با لکل،پہلےپہل توایسا ہی ہوا۔ میرے ڈیڈی نےبھی محسوس کیا کہ ہمارے سروں پرایک چھت ہے جس کی لاگت بڑھنے والی نہیں۔ لیکن پھر مالکان نےنئے اپارٹمنٹ تعمیر کرنے بند کردیئے اور پرانوں کی دیکھ بھال بھی ختم کردی ۔“

”پھر کیا ہوا؟“

”لاگت تو بڑھ رہی تھی۔ مرمت کرنے والے، محافظ ،مینیجر، پانی، بجلی، وغیرہ، ٹیکس اور ایسی ہی دوسری چیزیں۔ لیکن مالکان اس کی ادائیگی کے لیے کرائے میں اضافہ نہیں کر سکتے تھے۔ تو انھوں نے سوچا کہ جب پیسہ ضائع ہی ہونا ہے تو تعمیراور مرمت کیوں کریں؟“

”ٹیکسوں میں بھی اضافہ ہو گیا تھا؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

”بالکل، رینٹ کنٹرول کے نفاذ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے ۔بجٹ اور عملہ بڑھ گیا“، لڑکی نے کہا ۔” کونسل نے کرایوں میں اضافہ روکنے کےلیےتوقانون بنا دیا، لیکن ٹیکسوں میں اضافہ روکنے کے لیے کبھی قانون نہیں بناتی۔ تو، جب مرمت اوردیکھ بھال رک گئی تو ہر کوئی مالکوں کو برا بھلا کہنے لگا۔“

”لوگ انھیں پہلے برا نہیں کہتے تھے؟“

”نہ،رینٹ کنٹرول سے پہلے بہت سے اپارٹمنٹ ہوتے تھے۔ ہم ان میں سے پسندکر سکتے تھے۔ مالک ہمارے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے

تھےتاکہ ہم ان کے اپارٹمنٹ میں آئیں اور وہیں رہیں ۔ بیشتر مالکان دوستانہ سلوک رکھتے تھےاور اپارٹمنٹس کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کر تے تھے۔ اگر کوئی برے مالکان ہوتے تھے تو ان کی ساکھ فوراً خراب ہو جاتی تھی اور لوگ ان جیسے چوہوں کو گھاس بھی نہ ڈالتے تھے۔ اچھے مالکان کو مستقل کرائے دار ملتے تھے جبکہ جو برے ہوتے تھے ان کے اپارٹمنٹ خالی ہی پڑے رہتے تھے۔"

"تبدیلی کیا آئی؟"

"رینٹ کنٹرول کے بعدسب کے سب برے ہو گئے۔" اس نے مایوسی سے کہا۔"جو بدترین تھے وہ سب سے زیادہ خوشحال ہو گئے۔" وہ کنارے پر بیٹھ کر چوہوپرہاتھ پھیرنے لگی۔ بلا انگڑائیاں لینے اور خرخر کرنے لگا۔

اسے معلوم تھا کہ جوناتھن اس پر نظریں جمائے ہوئے ہے، پر وہ اعتماد سے اپنی بات کرتی رہی،"لاگت بڑھتی گئی،مگرکرائے نہیں۔ یہاں تک کہ اچھے مالکان نے بھی مرمت کے خرچ میں کمی کر دی۔ جب عمارتیں تکلیف دہ یا خطرناک ہوگئیں تو کرائے دار تنگ آکر انسپکٹروںسے شکایت کرنے لگے۔ انسپکٹروں نے مالکان کو جرمانہ کردیا۔ سیدھی بات ہے، بعض مالکوں نے دوسرا راستہ ڈھونڈنے کے لیےانسپکٹروں کو رشوت دی۔ بلاک اے کا مالک، بڑا مہذب آدمی تھا، نقصان یا رشوت آخرکب تک برداشت کرتا، سو وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کہیں چلا گیا۔"

"اپنی بلڈنگ کو چھوڑ کر چلا گیا ؟" جوناتھن نے جذباتی ہوتے ہوئے پوچھا ۔

"ہاں ،ایسا اکثر ہوتا ہے،" اس نے آہ بھری۔"سوچو ذرا ایک ایسی چیز کو چھوڑ کر جانا جسے بنانے میں ایک عمر لگی ہو؟ تو اپارٹمنٹس کم سے کم ہونے لگے اور کرائے دار وں کی تعداد بڑھنے لگی۔ لوگوں کو گھس گھسا کر اسی میں گزارہ کرنا پڑا جو کچھ باقی رہ گیا تھا۔ یہاں تک کہ کمینے مالکان، جیسے یہ بلاک بی کا مالک، ان کے پاس بھی کوئی اپارٹمنٹ دوبارہ خالی نہیں ملتا۔ افواہ ہے کہ وہ امیدواروں کو ویٹنگ لسٹ میں اوپر لانے کے لیے پیسے لیتا ہے۔ جن کے پاس پیسہ زیادہ ہےوہ تو ایسا کر لیتے ہیں۔ یہ بیہودہ مالک ڈاکوؤں کی طرح پیسے بنا رہا ہے۔"

”بلاک بی کیسا ہے؟“ جوناتھن نے ہمدرد بننے کے انداز میں پوچھا۔” کیا یہ آپ کو مل سکتا ہے؟“

”ویٹنگ لسٹ بہت بڑی ہے۔ جب ڈیم و ہٹ مور کا انتقال ہوا، تو تم وہ لڑائی دیکھتے۔ ہر ایک لائن میں اپنی جگہ کے لیے دھکم پیل اور چیخ پکار کر رہا تھا۔ آخر میں وہ اپارٹمنٹ لیڈی ٹویڈ کے بیٹے کو ملا۔ جب کہ کسی نے بھی اسے اس دن لائن میں کھڑے نہیں دیکھا۔ میرے گھر والوں نے ایک مرتبہ بلاک بی میں کسی کے ساتھ مل کر رہنا چاہا ، لیکن بلڈنگ کوڈ ساتھ مل کر رہنے کی اجازت نہیں دیتا “۔

”یہ بلڈنگ کوڈ کیا ہوتا ہے؟“ جوناتھن نے پوچھا۔

لڑکی غصے میں آ گئی۔”یہ حفاظت کی غرض سے بنائے گئے ضابطے ہیں۔ لیکن لارڈزاب انھیں طرزحیات کو متعین کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ تمہیں پتہ ہے،مثلاً سِنک کتنے ہونے چائیں۔ سٹوو کتنے،اورٹائلٹ کتنے؟ کتنےاورکس قسم کے لوگ،کتنی جگہ۔“ اس نے طنزیہ اندازمیں اضافہ کیا۔”توہم کہاں آکرٹکے،گلی میں،جہاں کوئی کوڈ لاگونہیں ہوتا۔ نہ کوئی سنک،نہ سٹوو،یا ٹائلٹ،نہ ہی کوئی پرائیویسی، اورجگہ بے حساب۔“

جوناتھن اس کی حالتِ زارکے بارے میں سوچتے ہوئے کچھ اورمایوس ہو گیا۔ پھراسے تیسری عمارت کاخیال آیا۔ بالکل نئی اور خالی۔ یہ اس لڑکی کے مسئلے کا سیدھا سا حل تھا۔” آپ وہ ادھر گلی کے پار بلاک سی میں کیوں نہیں چلی جاتیں؟“

اس نے تلخی سے قہقہہ لگایا،” یہ زون کے ضابطوں کی خلاف ورزی ہو گی۔“

”زون کے ضابطے؟“اس نے دہرایا۔ جوناتھن جہاں بیٹھا تھا اس نےوہیں پیچھے کی طرف ٹیک لگالی اوربے یقینی سے سرہلانے لگا۔

”یہ علاقے سے متعلق ضابطے ہیں۔ زون کا معاملہ کچھ اس طرح ہے،“اس نے زمین پر ایک چھوٹے سے نقشے کا خاکہ بنانے کے لیے ایک تنکا اٹھاتے ہوئے کہا۔”کونسل شہر کے نقشے پر لائنیں کھینچ دیتی ہے۔ لوگ رات کے وقت لائن کے ایک طرف سو سکتے ہیں،لیکن انہیں دن میں دوسری طرف کا م کرنا ہو گا۔ بلاک بی لائن کی سونے والی سائیڈکی طرف ہےاور بلاک سی کا م کرنے والی سائیڈ کی طرف۔ کا م والی عمارتیں عام طور پرسونے والی عمارتوں سے دورشہر کے پار واقع ہیں۔ یوں ہر ایک کو صبح شام کتنا سفر کرنا پڑتا

ہے۔ وہ کہتےہیں طویل فاصلے ورزش اورگاڑیوں کی فروخت کے لیے بہترہیں۔“

جوناتھن دوخالی عمارتوں اوربے بس لوگوں سے بھری گلی کے درمیان ایک عمارت کے کھچا کھچ بھرے اپارٹمنٹ کو تعجب سے دیکھتا رہا۔ اس نے ہمدردانہ انداز میں پوچھا،”اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟“

”کسی دن ہمیں بھی مل ہی جائے گا۔ لیڈی ٹویڈ بے گھر لوگوں کے لیے کل ایک جشن منعقد کر رہی ہے، میرے ڈیڈی چاہتے ہیں میں اس’تمزاپ پارٹی‘میں ان کےساتھ جاؤں۔ ٹویڈ کھیلوں اورمفت لنچ سے ہمارا حوصلہ بڑھانا چاہتی ہے۔“

”کتنی کشادہ دلی کی بات ہے۔“ جوناتھن نے روکھے پن سے کہا،اسے لیڈی ٹویڈ کے ساتھ اپنی گفتگو یاد تھی۔”ہو سکتا ہے جب تک آپ کو کوئی نیاگھرنہ ملے وہ آپ کو اپنے گھر میں جگہ دے دے۔“

”ڈیڈی نے واقعتاً ایک مرتبہ اسے یہ بات کہہ بھی دی، تب سے ٹویڈ خاص طور پر رینٹ کنٹرول نافذ کروانے کے لیے کونسل میں آگے آ گے رہی۔ لیڈی ٹویڈ نے اعلان کیا،” لیکن یہ تو خیرات ہو گی! خیرات تو تذ لیل ہے!“اس نے ڈیڈی کو سمجھایا باوقار طریقہ یہ ہے کہ ٹیکس دہندگان ہمیں رہائش مہیا کریں۔اس نےڈیڈی کو صبرکی تلقین کی اوربتایا کہ وہ کونسل سے مل کر کچھ نہ کچھ بندو بست کر ے گی۔“

لڑکی نےجوناتھن کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اورپوچھا، ”ویسے،مجھے ایلیسا کہتے ہیں۔ کیا آپ کل دوپہر کے بعد ٹویڈ کے مفت لنچ میں ہمارے ساتھ شریک ہو ں گے؟“

جوناتھن شرما گیا ۔ شاید اس طرح وہ اس جزیرے کو سمجھنے کےقابل ہو سکے۔”بالکل، میں ضرور آؤں گا۔ ویسے،میرا نام جوناتھن ہے۔“

ایلیسا مسکراتے ہوئے اچھل پڑی ۔”تو جوناتھن ہم کل ملیں گے۔ بالکل اسی وقت،اپنے بلے کو ساتھ لانا۔“